© rasailojaraid.com

نگاہ اولین

عدل وانصاف ہی امن وآشتی کا ضامن ہے

مدیرالتحریر

آج روئے زمین پر عمر عزیز کے مستعار شب وروز گزارنے والا ہر فردِ بشر جس چیز کا سب سے زیادہ محتاج وطلبگار رہے وہ ہے: ''**امن وآشتی**''۔ حکمران ہوں کہ عوام، امیر ہوں کہ غریب، انسان کسی دین وملت کا پیروکار ہو یا ذاتی خواہشات ہی کی بندگی پہ مصر، بہرحال امن وسکون کا متلاشی اوراس کی ضرورت پر متفق ہے۔

لیکن یہ متاع بے بہا اور خزانہ گرانمایہ کہاں ہے، کس بھاؤ دستیاب ہے؟ ہر فریق سرگرداں ہے۔ اس کے لیے پینٹا گون میں جرنیلوں کا اجلاس ہوتا ہے...... ایوانہائے اقتدار میں خفیہ معلومات کے تبادلے ہوتے ہیں۔ کہیں ڈرون' میزائل برساتے ہیں...... اور کہیں بلیک واٹر' کرایے کے دہشت گردوں کو اسلحہ اور ڈالر ایشو کرتے ہیں۔ غرض بری، بحری اور فضائی راستوں سے گرم اور سرد جنگوں کے ذریعے ''قیام امن کی کوششیں'' جاری ہیں۔ لیکن...... ہر ''ممکن وناممکن علاج'' کے باوجود ''**مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی**'' کا منظر ہے:

﴿ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت أيدى الناس ليذيقهم بعض الذى عملوا لعلهم يرجعون ۝﴾ [الروم/۴۱]

''**انسان کیسے پُر امن رہ سکتا ہے؟**'' اس سوال کا جواب تمام تر ناکام کوششوں کے باوجود اس رب کریم سے قبول کرنے پر کوئی سپر پاور، کوئی نیٹو اتحاد، کوئی مسلم حکمران تیار نہیں' جس نے مٹی سے ایک ڈھانچہ بنایا، پھر اس میں روح پھونکی، پھر اس کے لیے نسل کا سلسلہ قائم فرمایا اور ضرورت کی ہر چیز عطا فرمائی۔ اس اللہ نے ہر دور میں، ہر نبی کے ذریعے ''**عدل وانصاف**'' کا صاف وصریح حکم فرمایا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتآء ذى القربىٰ وينهىٰ عن الفحشآء والمنكر والبغى يعظكم لعلكم تذكرون ۝﴾ [النحل/۹۰] ''بے شک اللہ تعالیٰ انصاف، حسن سلوک اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں وعظ فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرلو۔''

عدل الٰہی: اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس ''عدل'' کا حکم دیتا ہے، اس کا نظام وضع کرنے کے مکلّف ''بندے''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں ،ان کی ذمہ داری تو اسی نظام کو اپنے وجود پر ،اپنے گھر میں ،اپنے پڑوس اور محلے میں اور اپنے ملک میں نافذ کرنا ہے۔ پورا قانون رب ذوالجلال نے خود بلا شرکت غیرے نازل فرما کر قیامت تک اسے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری بھی اٹھائی ہے۔﴿**إنا نحن نزلنا الذكر و إنا له لحافظون** ۝﴾[الحجر]

عدل الٰہی انسان کی جان ،عزت اور مال کے دائمی تحفظ کا ضامن بھی ہے۔ ﴿ **ولكم في القصاص حيوة** ...... ﴾[البقرة/۱۷۹] اسی میں انسانی حقوق کی مکمل پاسداری ہے ،یہی تحفظِ حقوقِ نسواں کا ضامن ہے، یہ حقوق اطفال کا علمبردار ہے...... بلکہ یہی نظام حیوانات اور حشرات الارض تک کے حقوق کا بھی محافظ ہے۔ ﴿**لا يحطمنكم سليمان وجنوده وهم لا يشعرون** ۝﴾[النمل/۱۸]

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل ''2(A)'' اللہ پاک کی حاکمیت نافذ کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ افسوس ہے کہ PPP کے لبرل ازم سے شہ پا کر MQM اور ANP نے اسے بالکل ختم کرنے کا باقاعدہ مطالبہ تک کر دیا۔ نام نہاد حقوق انسانی کے علمبردار بھی توہین رسالت کا ''**قانونی حق**'' مانگ رہے ہیں!!

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان حکمران بھی اس نظام سے معذرت خواہ کیوں ہیں؟...... اس لیے کہ عدل الٰہی میں ''**میرٹ**'' کی پابندی ہے، یہاں شرف و منزلت میں ﴿**إن أكرمكم عند الله أتقكم** ﴾[الحجرات/۱۳] کا معیار رہے، جو اوباما کے لیے قابل قبول ہے نہ نتن یاہو اور ٹونی بلیر کے لیے قابل برداشت۔ خیر وہ تو کافر ہیں، لیکن ''**مسلمان**'' زرداری اور کرزئی بھی اس سے متنفر کیوں ہیں؟...... اس لیے کہ'' جمہوری اقدار'' کے مطابق جو لوگ عدالتی انصاف اور انسانی حقوق کے ''**سب سے زیادہ حقدار**'' ہیں، ان کے ساتھ رب کا نظام بڑی سختی ، بلکہ ان کے بقول ''**غیر انسانی سلوک**'' کرتا ہے: ﴿**والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما** ﴾ [المائدة/۳۸] ﴿**كتب عليكم القصاص في القتلى** ﴾[البقرة/۱۷۸]، ﴿**الزانية والزاني فاجلدوا** ...... ﴾[النور/۲] ، ﴿...... **فسادًا أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع أيديهم و أرجلهم من خلاف** ...... ﴾[المائدة/۳۳] ، ﴿**وذروا ما بقي من الربوا** ...... **فإن لم تفعلوا فأذنوا بحرب** ...... ﴾ [البقرة/۲۷۸-۲۷۹]

ان کی نگاہ میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی ''حقوق نسواں'' کی مستحق ہے' نہ اس کے بچے'' حقوق اطفال'' کے۔ اسیرانِ گوانتانامو کو حقوق انسانی ...... بلکہ عام عدالتوں تک رسائی کا بھی ہرگز حق نہیں ......جبکہ دین فطرت مظلوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو ظالم کے آگے سرنگوں دیکھنا پسند نہیں کرتا، اسے سینہ سپر دیکھنا چاہتا ہے: ﴿أذن للذين يقاتلون بأنهم ظلموا﴾[الحج/ ٣٩]، ﴿ولمن انتصر بعد ظلمه فأولئك ما عليهم من سبيل﴾ [الشوری/ ٤١]''من قتل دون ماله فهو شهيد''[متفق عليه]

یہاں تو لاکھوں انسانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والا الصدر امریکہ **''امن'' کا ''عالمی ایوارڈ یافتہ''** ہے۔

﴿و إذا قيل لهم لا تفسدوا في الأرض قالوا إنما نحن مصلحون ۝﴾

[البقرة/ ١١]......اور کرپشن کے ڈھیروں مقدمات سے ڈر کر خود ساختہ جلاوطنی اختیار کرنے والی سیاستدان اپنے ہی ملک کی سلامتی، اہم ترین قومی ایشوز اور سنگین نوعیت کے بین الاقوامی امور میں دشمن ممالک کے لیے پسندیدہ بیانات داغتی پھرتی ہیں' تو بیرونی طاقتوں کے دباؤ میں آ کر سابق صدر NRO نافذ کر کے سیاسی اکھاڑے میں انہیں ''خوش آمدید'' کہتا ہے۔ اسی کا خمیازہ ہے کہ آج 17 کروڑ عوام کے خون پسینے کی کمائی پر 65 عدد وزراء گلچھڑے اڑاتے ہوئے ''جمہوریت کا راگ'' الاپ رہے ہیں!!

پاکستانی قوم کو مشکور ہونا چاہیے آزاد عدلیہ اور حزب اختلاف کا......جنہوں نے VIP کے لیے کرپشن کے اس ''کھلے لائسنس'' کو قانون بننے سے روکا، ورنہ کیا حال ہوتا لٹے پٹے ''پاکستان'' کا؟!

اب بھی ہمارے جمہوری قانون میں جناب صدر کو عدالتی کارروائی سے تحفظ حاصل ہے۔ حالانکہ آئین پاکستان اس **''کافرانہ قانون''** کو بھی کالعدم کرنے کا تقاضا کرتا ہے، کیونکہ اسلامی نظام عدل میں قاضی کے سامنے امیر المؤمنین اور ذمی کافر تک سب کو برابری حاصل ہے۔ تاریخ اسلام میں حسب ضابطہ خلیفہ کے خلاف صادر شدہ فیصلوں کی روشن مثالیں بھی دمک رہی ہیں۔ [دیکھیے: صفحہ 64]

امن کی تلاش: مہذب دنیا کے باسیو! اگر واقعی تم امن کے خواستگار ہوں تو ''ایمان'' کی راہ پر گامزن ہو جاؤ ﴿آمنوا كما آمن الناس﴾ لوگو! صدیق رضی اللہ عنہ، فاروق رضی اللہ عنہ، ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی طرح ایمان لانے کا حکم ملے تو ﴿أنؤمن كما آمن السفهاء﴾[البقرة/ ١٣] کا نعرہ نہ لگاؤ۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلو گے' تو نہ صرف امن و آشتی، بلکہ سگے بھائیوں کی طرح اخوت و ہمدردی سے یہ دنیا جنت نظیر بن جائے گی۔ ﴿......فألف بين قلوبكم فأصبحتم بنعمته إخوانا﴾[آل عمران/ ١٠٣]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام کیسے پھیلا؟ عصرِ حاضر میں صلیبی جنگ کے طالع آزماؤں کو کیا پتہ کہ دینِ اسلام صرف اپنے ''**عدل اور مساوات**'' کے بل بوتے پر ہی چار دانگ عالم میں پھیل گیا ہے۔ البتہ لوگوں پر ظلم وستم ڈھا کر محکوم بنانے والے حکمرانوں کے تخت واقعی ''**جہاد فی سبیل اللہ**'' کی برکت سے ڈانواں ڈول ہو گئے تھے، ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ

کافر دشمن اگر لڑائی سے باز آکر امن کی طرف رجوع کرے تو اسلام اس کی پیشکش قبول کر کے سزا کو ظالم پر محدود کرنے کا حکم دیتا ہے۔﴿ **فإن انتهوا فلا عدوان إلا على الظلمين** ۝﴾ [البقرة/ ۱۹۳] الغرض ان فتوحاتِ اسلامیہ کو دعوت دینے والی اندرونی و بنیادی چیز خود ان ڈکٹیٹروں کا ظلم اور ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کا قانون تھا۔

مہذب دہشت گردوں کا دہرا معیار: آج کی مہذب اور تعلیم یافتہ دنیا میں پھر وہی راجہ داہر والا کالا قانون عروج پر ہے۔ دیکھتے نہیں قربانیاں پاکستان سے جبراً وصول کرتا ہے اور ایٹمی ری ایکٹروں سے بھارت کو نوازا جا رہا ہے۔ انتخابات میں ووٹ ''**فلسطین** اور **کشمیر**'' کے مظلوموں پر آنسو بہا کر لوٹے جاتے ہیں، حلف برداری کے روز سے ہی **اسرائیل** اور **انڈیا** کو ''**شکار**'' کا کھلا لائسنس دیا جاتا ہے!!

مخالفین کے ساتھ عدلِ اسلامی: اسلام اپنے ماننے والوں کو کسی بھی حال میں ایسے دہرے معیار اور ظالمانہ قوانین رائج کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ امن وسلامتی کا علمبردار اسلام اپنے ماننے والوں سے اللہ پاک کے ساتھ کفر کرنے والے دشمنوں سے بھی انصاف کرنے کا سختی سے تقاضا کرتا ہے: ﴿ **ولا يجرمنكم شنان قوم أن صدوكم عن المسجد الحرام أن تعتدوا** ﴾ [المائدة/ ۲]، ﴿ **ولا يجرمنكم شنان قوم على ألا تعدلوا اعدلوا هو أقرب للتقوى** ﴾ [المائدة/ ۸]

امن وسکون سے رہنے والے کافروں سے بھی رواداری اور انصاف سے پیش آنے کی تلقین کرتا ہے:

﴿ **لاينهكم الله عن الذين لم يقتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم أن تبروهم وتقسطوا إليهم إن الله يحب المقسطين** ۝﴾ [الممتحنة/ ۸]

اس کے مقابلے میں مال ودولت، اقتدار واختیار اور اثر ورسوخ کے زور پر عدالتی فیصلہ ویٹو کرنے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قیام امن وانصاف میں تعاون نہ کرنے والے مسلمان بھائی کے خلاف ہر ممکن اجتماعی کوشش، حتیٰ کہ مسلح حملے کی نوبت آئے تو اس اقدام سے بھی مغلوب کر کے قبولیت پر مجبور کرنے کا حکم دیتا ہے: ﴿ وإن طآئفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما ۖ فإن بغت إحداهما على الأخرىٰ فقاتلوا التي تبغي حتىٰ تفيء إلىٰ أمر الله﴾ ایسے موقع پر یک طرفہ جذباتی کارروائی کا قوی اندیشہ ہوتا ہے، اس لیے اُس مسلمان بھائی کے لیے خصوصی طور پر انصاف کا پروانہ جاری فرمایا: ﴿......فإن فآءت فأصلحوا بينهما بالعدل وأقسطوآ ۖ إن الله يحب المقسطين ۝﴾[الحجرات/ ۹]

دنیا میں رائج بین الاقوامی اور ریاستی دہشت گردیوں کے نتیجے میں جہاں بدامنی کا طوفان اٹھا ہے اور معیشت روبزوال ہے، وہاں جذبہ حریت نے بھی انگڑائی لی ہے۔ جزوی طور پر ہی سہی......بعض غیوروں نے تو فرعونوں کی بندگی کا طوق پہننے سے انکار کر دیا ہے۔ محتاط طریقے پر اصل دشمنوں پر جو حملے ہو رہے ہیں، ان کے پیچھے یقیناً ایمان باللہ اور توکل علی اللہ کی ''سپر پاور'' موجود ہے۔ اگر یہ تعداد میں بہت کم ہیں تو کیا ہوا، ان کی پشت پر کوئی حکومت نہیں ہے تو کیا پروا؟ ﴿كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة بإذن الله﴾ [البقرة/۲۴۹]

آج امت اسلامیہ کو دل چھوٹا نہیں کرنا چاہیے۔ ظلم کو انصاف کہنا، بین الاقوامی وریاستی دہشت گردیوں کو ''دہشت گردی کے خلاف جہاد'' قرار دینا اور یہ نصاب تعلیم میں ''روشن خیالی'' کی آمیزش، یہ میڈیا کی سرد جنگ...... یہ تمام اس دہشت گرد قوم کی اجل قریب ہونے کا اشارہ دے رہے ہیں:

﴿لكل أمة أجل إذا جآء أجلهم فلا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون ۝﴾[یونس/ ۴۹]

''طالبان کی ایک قسم'' سے مذکرات کی پیشکش اور افغانستان سے ''نیٹو فوج کا انخلاء'' صلیبی حملوں کی عبرتناک شکست اور اسلامی عدل وانصاف کی فتح مبین کے شائستہ عنوانات ہیں۔ إن شاء الله:

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

❁❁❁❁❁

© rasailojaraid.com